منشورِ محمدیؐ

منشور رسولاں ہمہ محتاج بخاتم ✤ باخاتم و محرر آمدہ منشور محمدؐ ✤ توریت بلا توریہ انجیل بتجیل ✤ گویاں صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۲۶ | مطبوعہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۰۲ ہجری مطابق ۲۹ جون ۱۸۸۵ء | جلد ۱۴

اشتہار یہہ اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے سالانہ قیمت مع محصول ڈاک بحساب ۱ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیئے۔

در فیض محمدؐ وا ہے آئے جسکا جی چاہے
نہ آئے آتش دوزخ میں جائے جسکا جی چاہے

کریمی جناب منشی محمد شریف صاحب مالک اخبار منشوری دام عنایتہم

بعد السلام علیکم و علی من تبع رسولہ۔ ہزار ہزار شکر بجناب باری تعالی عز اسمہ و جل ثناؤہ کہ جس نے اپنے حبیب معصوم جامع صفات جمیع مرسلین خاتم النبیین ملقب برحمۃ العالمین کو مع کتاب پاک قرآن مجید اور فرقان حمید واسطے ہدایت طریق بے خوف قاطع الطریق عاجزان و عامیان کافۃ الناس کے لئے بھیجا کہ جسکی صلہ شکریہ میں زبان بیان ہماری لازباں اور قلم ہمارا سر قلم متقدمین تا متاخرین ہے کیوں نہ ہو کہ جنکی امتی ہونے کا مرسلین سابقین اولوالعزم نے بھی حسرت کھائی ہے اگر اس محل پر شادی مرگ ہو تو بجا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے سچائی دین اور صداقت کیش وہ وہ معجزے اور خرق عادات کفار نابکار کو دکھلائے کہ کفار بھی باوجود غبی الذہنی اور تعصب کے بجز تسلیم چارہ جوئی نہ دیکھتے تھے لیکن بہ سبب ناقص طرز کے کہ طرف اون کا قابل قبول اس گوہر نایاب کے یعنی اسلام نہ تھا اور طبیعت اونکی

محمول بہ کجی تھی مشرف دین متین نہ ہوسے ان کو تامات محرومی حاصل رہی اگرچہ نہ ہوسے کیا ہوا بلکہ اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں چاہ ظلمت میں ڈالا اور قبول اسلام کو بسبب اظہارات معجزات اور جوش مجیب سلام اور ترویج علوم وہ ہوسے کہ اسلام نے جسطرف کو رجحان اور ارادہ کیا طرفوں کی طرف ظلمت کفر اور ضلالت اور جہالت کی چمکتی تیغ تحقیق اسلام سے یکطرف ہوتی ہے نظر آئی اور مخالفوں کی قلبوں میں ہل چل اور زلزلہ ہی پڑتا رہا غرضکہ تحریر و تقریر ہر فرقجات مخالفین سے مقابل اسلام کے لچر و پوچ ہی رہی بقول شخصیکہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ خصوصاً مذہب عیسوی کہ متضمن عقیدہ تثلیث ہے باعتبار براہین کبھی اونکی مثل تثلیث متساوی الاضلاع قائم الزاویہ درست نہوئی اگر مخلصین درست نے تو قاعدہ بغیر ثبوت رہا اگر قاعدہ درست کیا تو ضلعین منحنی ہی نظر آئی اور مسئلہ کفارہ تو بمقابلہ اسلام مناظرہ میں کافور ہی ہوتا رہا اور مسئلہ ابن اللہ مسیح کا ہونا جسپر التزام مخلوق کو خالق بنانے کا کیا گیا ہے اس قدر مذہب عیسوی کو ہزیمت اور نیچا دکھاتا ہے کہ ہر ایک ناظرین حق بیں پر روشن

ہے چنانچہ شب مضامین ناظرین اخبار منشور محمدی پر مثل ضیا شمس
درخشاں ہیں۔ کہ باوجود غریب اسلام اور عدم موجودگی
سرو سامان سے روز بروز ترقی اسلام کو حاصل ہے کہ مخالف
حسد اور بغض سے کہ ہم کو باوجود موجودگی ہمہ اسباب سے
ایسی ترقی حاصل نہیں ہے انگشت حیرت دردنداں حیران
شب و روز رہتے ہیں چنانچہ ایک واقعہ مژدہ افزا اسلام
بماہ صیام بروز آخری جمعہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری پیش آیا تھا کہ
جس سے دشمنوں کی قلب ہل گئی تھے اور چشم پرنم رہتے تھے
یعنے بماہ مذکور ایک شخص معزز صاحب روزگار ہستی زبندہ اس
ساکن شہر دہلی ہند وارد قدم سراوگی بخدمت جناب مولانا
واولانا مولوی معین الدین صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ
شہر کرنال حاضر ہو کر مجمع عام میں حلوائے اسلام سے شیریں
کام ہوا اور امید تھی کہ اس کے سبب اور بھی مشرف باسلام
ہوتے چنانچہ خط و کتابت موصوف الیہ سے باہم دوست و
آشنا میں جاری تھی اور ایک شخص بیرانام از قوم بقال
سکنہ کیتھل ضلع کرنال بالا واسطہ طمع دنیوی بل باستمتاع
خوبی ولذا ہذا اسلام بروز مبارک عید الفطر اگر خاص جامع
مسجد کلاں میں بخدمت جناب زبدۃ المدققین عمدۃ المحققین
جامع المعقول والمنقول مولانا مولوی غلام محمد صاحب
ہوشیار پوری مدرس مدرسہ عربی کرنال مشرف باسلام
ہوا اور سرفرازی نبی امتی سرور کونین مخزوارین کی
حاصل کی اور موسوم بمظہر اسلام ہوا امید کہ یہ خبر فرحت
اثر بذریعہ اخبار صداقت آثار سے تمام اہل اسلام کو مسرت
بخش فرماویں والسلام۔ رقیمہ نیاز خادم العلماء حقر العزین
وارزمن المعروف بمولوی ابوالحسن۔ ضلع مظفر نگر۔

بحث فار قلیط

۲۹ جون ۱۸۸۵ء

حامی دین لطیف جناب مولوی محمد شریف صاحب مالک و
منشور محمدی سلمہ اللہ القوی۔ تسلیم بصد تعظیم کے بعد گذارش
سراپا نیایش ہے کہ مضمون بحث فار قلیط در باب ہدایت
دینداران و برادران عیسائی جو چکیدہ قلم اعجاز رقم
حق گو وحق جو حضرت مولوی سید احمد حسین صاحب عظیم آبادی
محمڈن حاجی گنج ہے اور جسکا جواب دہ جملہ پادریصاحبان
حامیان و دعویداران دین عیسوی سے چاہتے ہیں اپنی
براہ حمایت اسلام و از روئے اعلاء کلمۃ الحق (جو انکی
ذمہ واجب ہے) منشور محمدی میں طبع فرما کر خادم کو رہین
منت فرماویں اور خدا سے اجر عظیم پاویں۔ فی الواقع
یہ مضمون لاجواب ہے اور جو سچے حق پرست اور حق
طلب عیسائی بھائی ہیں وہ ضرور اپنی عاقبت اور روز
قیامت کا لحاظ فرما کر بلا روی و رعایت اور پاسداری
اسلاف سے اس مضمون پر کامل غور فرماویں گے اور اسلام
و بانی اسلام کو منجانب خدا مانکر جماعت حقہ اسلام میں
شامل ہو جاوینگے اور اگر اس پر بھی ان کو اس مضمون کے مقاصد
میں کچھ شک و شبہ باقی رہے تو لازم بلکہ تحقیق حق کے
لئے واجب ہے کہ بلا تکلف اس کے جواب میں قلم اٹھاویں
اور اچھی طرح تحقیق فرماویں اور جواب الجواب میں اظہار
حق فرماویں اور سنا ویں۔ انسان پر تحقیق حق کی تلاش
فرض ہے تقلید آبائی اور کسیکی سنی سنائی بات پر عمل
کرنا اور کسیکو حق سمجھنا عاقل کا کام نہیں آدمی کو خود
تلاش حق چاہئے فقط۔ آپ سے کرم سے امید ہے کہ جس پرچہ
منشور محمدی میں یہ مضمون حق ممنون طبع ہوا یدیر نور

افشاں سے پاس بھی ختم حجت کی نظر سے روانہ فرما دیجئے
تاکہ وہ بھی آنکھیں کھولیں اور کچھ بولیں۔ یہاں سے بھی
یہ مضمون بطلب جواب ایڈیٹر نور افشاں کی پاس روانہ
کیا ہے شاید کہ وہ چھاپ لیں اور طیش نکریں کیونکہ کئی بار
ان کے پاس اسلامی تحریریں روانہ ہوئیں اور کبھی اونہوں
نے اونکو اپنی اخبار میں طبع نہ کیا فقط۔

راقم آپکا خادم دبی نانگل ضلع بجنور کا۔

بحث فارقلیط قابل توجہ علماء و محققین عیسائی جسکی تحقیق اور جواب دن سب پر فرض اور واجب ہے

لفظ فارقلیط کا مسلمانوں میں بہت مشہور ہے مگر فتح قاف
بالکل غلط ہے بکسر قاف ہونا چاہیے یعنے فارقلیط اور سکون
راے مہملہ بھی غلط ہے بفتح راے مہملہ ہونا چاہیے یعنے فارقلیط
دلیل اسپر یہہ ہے کہ یہہ لفظ معرب ہے پاراکلیٹ کا اور
یہہ لفظ یونانی ہے۔ اور یہہ لفظ عربی مذہبی کتابوں
میں قدماء سے متاخرین تک مروج ہو گیا سبب اسکا ظاہر
یہی معلوم ہوتا ہے کہ علماء اسلام نے کتب لغات یونانی
سے اس لفظ کی تحقیق اور صحت کا خیال نہ کیا کسی ایک اپنی
متقدم کی تصنیف میں دیکھ کر اوسیکو نقل کرتے چلے آئے
مگر سیرت ابن ہشام چاپ مصر صفحہ ۸۰ میں ہے برقلیطس
بالرومیۃ۔ یہہ معرب ہوا پری کلیٹس کا اور پاراکلیٹس
سے معنے تسلی دہندہ و مددگار و شافع و وکیل و روح القدس
و مبایعی و مشیر و متوکل کی ہیں۔ اور پری کلیٹس کی
معنی احمد اور محمد کی ہیں اور اسبات کی تحقیق کہ دونوں
لفظ مذکور میں کون لفظ تھا یا کون لفظ ہے تو اوسوقت

کی انجیل یونانی جو کاتھولک اور پراٹسٹنٹ کی ہاتھ میں
ہے سب میں پاراکلیٹ ملتا ہے مگر قدیم کلیسیا کی نسخوں
میں پری کلیٹس کا لفظ موجود ہے چنانچہ بائبل دریوس
ریڈنگ میں تمام بائبل کی اختلاف نسخے موجود ہیں اور
بعض تفاسیر میں اس اختلاف قرات کو لکھدیا ہے چنانچہ
تفسیر کلارک میں موجود ہے اور رسورہ صف میں لفظ احمد
کا آیا ہے۔

یونانی { ΠΕΡΙΚΛΥΤΟΣ — پری کلیٹ — احمد اور محمد
یونانی { ΠΑΡΑΚΛΗΤΟΣ — پاراکلیٹ — تسلی دہندہ

اور یہہ لفظ یوحنا باب ۱۴ نمبر ۱۶ میں ہے عہد جدید گریک
گریک اینڈ انگلش دو کالم میں چاپ کیمبرج یونیورسٹی
پریس ۱۸۷۶ء۔

یونانی ΠΕΡΙΚΛΥΤΟΣ پاراکلیٹوس۔
یہاں پر بھی دونوں قرات کے خلاف تیسری قرات ہے
اور کتاب گریک ڈکشنری نیو میرڈائس صاحب چاپ لندن
ریلیجس ٹریکٹ سوسائٹی نمبر ۵۶ صفحہ ۹۸ میں ہے۔

یونانی ΠΕΡΙΚΛΥΤΟΣ پاراکلی سس عبرانیہ
۱۲-۵-۲ کرنتھی ۸-۴-فلپی ۲-۱ رومیہ ۱۵-۴
لوک ۲-۲۵ اعمال ۴ باب ۳۶ معنی کنسولر یعنے مشیر
سلطنت کے ہے اور پاراکلیٹ۔ ۱ یوحنا ۲-۱-یوحنا
۱۴-۶ رومیہ ۵-۱۹-۲ کرنتھی ۱۰-۶ آیا ہے اور
کتاب کنکارڈنس الگزنڈر کروڈن ام اے چاپ لندن
حرف ایچ ہولی گھوسٹ یعنے روح القدس پر اسقدر نشان

ہے۔ رومیہ ۱۴:۱۷۔ گلاتیہ ۵:۲۲ تسلنیقی ۱:۶ اعمال ۹ باب
۳۱۔ رومیہ ۵ باب ۳ رومیہ ۱۵:۳ گلاتیہ ۵:۵ مارک
۱۳:۱ لوک ۱۲:۱۲۔ اکرنتھی ۱۲:۸ مکاشفات ۲:۷
و ۱۱ و ۲۹۔ اکرنتھی ۲:۱۴ یوحنا ۲:۲۸ اعمال ۲:۱۶
۲ تمتھی ۳:۱۶۔ ۲ پطرس ۱:۲۱۔ اور ان سب مقاموں
میں انسان پر مستعمل ہوا نہ کہ روح القدس صاحب الوہیت
پر اور عیسائی کہتے ہیں کہ اعمال باب ۱ نمبر ۴ ہے اور انھیں
اکٹھا کر کے یہ حکم کیا کہ یروشلم سے باہر نجاؤ بلکہ جو وعدہ کہ
باپ نے کیا جسکا ذکر تم مجھ سے سن چکے ہو انتظار کرو۔ پارکلیٹ
موعود بروز پنتی گوست آنیوالا کا منتظر رکھا۔ اعمال باب
۲ نمبر ۴۔ تب وے سب روح قدس سے بھر گئی۔ نازل
حواریوں پر ہوی۔ جواب یہہ ہے کہ پارکلیٹ موعود مذکور
انجیل یوحنا کو لوک اپنی انجیل میں کسی جگہ میں ذکر نہیں کرتا
ہے پس پارکلیٹ موعود کیونکر مراد ہو سکیگا بلکہ جیسا اعمال
باب ۱ نمبر ۴ میں ہے ویسا ہی لوک باب ۲۴ نمبر ۴۸ میں ہے
دیکھو میں اوسے جو میری باپ نے وعدہ کیا تھا تم پر بھیجتا ہوں
۴۹۔ اور جب تک کہ تم اوپر سے قوت پاؤ شہر یروسلم میں
رہو۔ اعمال و لوک مقام مذکور کی تفسیر میں اسکاٹ
اور ہنری وہ دونوں مفسر بالاتفاق کہتے ہیں کہ نزول قوت
الہامیہ کا وعدہ مسیح اپنے حواریوں کو یاد دلاتے ہیں اور
خود لوک کی لفظ گواہی دیتے ہیں آسمانی قوت یعنے الٰہی
الہام پر۔

قولہ جب تک تم اوپر سے قوت پاؤ۔ لوک و اعمال میں
لفظ پارکلیٹ نہیں مذکور ہے اب حضرات ناظرین الفاظ

یوحنا ۱۴:۱۶۔ اور میں اپنی باپ سے درخواست کرونگا
اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بھیجیگا جو ہمیشہ تمہارے
ساتھ رہیگا۔ ۲۶ لیکن وہ تسلی دینے والا یعنے روح
قدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ تمھیں سب کچھ
سکھلا دیگا اور سب کچھ جو میں نے تم سے کہا ہے تمھیں یاد
دلا دیگا۔ باب ۱۵ نمبر ۲۶ پر جب وہ تسلی دینے والا
جسے میں تمھاری پاس باپ کیطرف سے بھیجونگا یعنے روح
حق جو باپ سے نکلتی ہے آویگا تب وہ میرے لئے گواہی
دیگا ۲۷ اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم پہلے سے
میرے ساتھ ہو۔ باب ۱۶ نمبر ۷ لیکن میں تم سے سچ کہتا
ہوں کہ تمھارے لئے میرا جانا مناسب ہے کیونکہ اگر میں
نجاؤں تسلی دینے والا تم پاس نہ آویگا پر اگر میں جاؤں
تو اوسے تمھارے پاس بھیجدونگا۔ ۸۔ اور وہ جب
آوے تو دنیا کو گناہ کی اور نیکی اور سزا کی حق میں معلوم
کرا دیگا۔ ۹۔ گناہ کی اس لئے کہ وہ مجھپر ایمان نہیں لائے
۱۰۔ نیکی کی اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور
تم مجھے نہ دیکھوگے ۱۱۔ سزا کی اس لئے کہ اس دنیا کی
سردار پر سزا کا حکم کیا گیا ہے۔ ۱ یوحنا باب ۲ نمبر ۱۔
اگر کوئی گناہ کرے تو باپ کے پاس نیک یسوع مسیح ہمارا
وکیل ہے یعنے پارکلیٹ۔ عیسائیوں پر یہہ مقام سخت مشکل
کا ہے۔ جان ولسن نے کتاب یونیورسل پرنسپل میں اور
ڈاکٹر جوزف پرسٹلی نے کتاب کارپشن آف کرسچن اینٹی
میں بیان کیا ہے کہ ترینی ٹیرین اور اتھانا سی ان کی
نزدیک ہولی گھوسٹ یعنے روح القدس تھرڈ پرسن
یعنے درجہ سوم کا خدا ہے اور ان آیات میں الوہیت کا

نقی ہے چنانچہ اپاسٹولیکل فادرز اور کنفیشن فادرز
تیسری صدی کے متفق القول ہیں کہ اس جگہ ایک الہامی
آدمی مراد ہے جیسا کہ واؤ دو صحیفہ نیل دنیا وا کے لئے
روح القدس کا لفظ بولا گیا۔ اور ہیجی سی پس اور آبی
اوونائٹ اور آبی فانی اس اور راریجن اور گیجارڈس
اور گوناسکس اور کارپاوکری ٹی ان ائن تن اور
یوسی بی اس اور زفیرینس اور جسٹن شہید اور بشپ
بازل اور بشپ ہیلاری اور بہت قدیم کونسلوں میں
اور ٹرٹولی ان اور کلیمنٹ اسکندریہ اور تھیوفیلوس
اور اناٹالوگس اور نسٹوری اس اور اپالینا اس اور
پاٹر یارچ پالش اور جاکوبائس اور باسیلی اس آف سلیوشیا
اور یوٹی چیئر اور کلسٹائن بشپ روم اور تھیوڈوسی
اور گینس آف ہیراپولس اور جان آس کس نیج اور
ایرمی نیوس اور نواشن پریسبیٹر آف روم اور آرنوبی
اس اور لگٹان ٹی اس وغیرہم الوہیت روح القدس
سے منکر ہیں اور اس سے ایک الہامی آدمی مراد رکھتے ہیں
تفسیر ہنری صفحہ ۱۷ متی باب ۱۰ نمبر ۱۹ لیکن جب وے تمھیں
پکڑوا دیں فکر نہ کرنا کہ ہم کیونکر کہیں اور کیا کہیں کہ اوسی
گھڑی وہ بات جو تم کہو گے تمھیں دیجاویگی۔ ۲۰۔ کہ
تم نہیں کہو گے بلکہ تمھاری باپ کی روح تم میں کہیگی
زمانہ تصنیف لوک ۶۳ یا ۶۴ ہے اور زمانہ تصنیف لوحنا
۶۸ ہے پس لوک نے وقت تحریر انجیل اپنی کے کبھی تصنیف
یوحنا کو نہیں پایا کیونکہ اوسوقت تک لکھی ہی نہیں گئی
تھی بلکہ لوک کا مطلب وعدہ الٰہی سے مراد عبارت انجیل
متی کی ہوگی کیونکہ زمانہ تصنیف متی ۶۴ ہے اور یہودی
مخبر کہتے تھے جو پاراکلیٹ موعود ہے اور وہ پاراکلیٹ مسیح کا نائب
ہے اور پریسبیٹر یعنے پیرجو ہی مثل بادشاہ کے۔ اگر متی ۲
باب ۱۲ اب جنے نہ دنیا کی۔ روح جگدو روح جو خدا سے
پائی تاکہ ہم جو کچھ خدا نے ہمیں بخشا ہے ہم سمجھیں پولوس
پر روح القدس نازل ہوی اور یہ شخص بردز پنی کوسٹ
مجمع حواری میں موجود تھا اور نہ بارہ میں شمار ہے
اور نہ عالم حیات مسیح میں میسنی ہوا۔ اور تفسیر اسکاٹ ۳
جلد ص ۷، ۹ م کا نسولر اور ریوٹیر اور ریچپر اور ماسٹر
اور راسسٹنٹ یعنے پاراکلیٹ نائب جناب مسیح کا ہے پس عظیم
تناقض پیدا کرتا ہے کہ الوہیت پاراکلیٹ کی مسیح کا تابعدار
و فرمانبردار ہو۔

اور سیرت ابن ہشام چہارم مہدی اسلام کی ہے اوس نے
پری قلیطس کا لفظ پایا اور بائبل اناسائیکلوپیڈیا پرنٹی
لیکا میں بھی یہی قرات موجود ہے اور گریک و کشتی میں
معنے اسکے ستودہ و ممدوح و محمود و ستودہ تر کے ہیں یعنے
احمد و محمد اور قرآن نے بھی ترجمہ احمد کو لیا ہے پس عیسائی
مشنریوں پر ضرور ہے کہ جواب باصواب اسکا ہم مسلمانوں
کی ہدایت کے لئے تحریر کریں فقط۔ ۸ رجون ۱۸۸۵ء۔
راقم سید احمد حسین عظیم آباد پٹنہ محلہ حاجی گنج متصل دواکخانہ
سرکاری۔

پاک نوشتوں کی الہامی ہونیکی ثبوت کی تحقیق

نور افشاں نمبر ۴۴ مطبوعہ ۳ اکتوبر ۱۸۸۴ء میں ایک مضمون
صاحب نور افشاں نے بہ عنوان۔ پاک نوشتوں کی الہامی
ہونے کا ثبوت ۶ کالم تک لکھ کر پھر شایع کیا ہے۔ باوجودیکہ
پاک نوشتوں میں پاوریوں کا تصرف اور اون کا اپنی

اعلی حالت پر مزین اور اصلی مصنفات کا جو رد و بدل ہوتا رہا
منشور محمدی میں دکھلایا گیا اور خود میں نے بجواب نور افشاں
نمبر ۲۶ و ۲۷ عہد جدید کی اول قسم کی کتابوں کی بے
اعتباری باسناد علما، عیسوی مختصر طور سے منشور محمدی
میں طبع کرا کر پادری صاحب کو دکھلائی اور مجملاً اکثر جوابات
نور افشاں میں جو میری طرف سے منشور محمدی میں طبع ہوتے
رہتے ہیں پاک نوشتوں کی کیفیت درج ہوتے ہیں مگر
افسوس پادریصاحب نے کبھی اس کے جواب پر قلم نہ اٹھایا
حالانکہ انکا فرض تھا کہ پاک نوشتوں سے الزامات و اعتراضات
کو دفع کرتے نہ یہ کہ وہی مرغی کی ایک ٹانگ گائی جاتی
پس جبکہ پادری صاحب سے ہماری کسی تحریر کا جواب
نہیں بن آتا تو پاک نوشتوں کو بچر الہامی گائی جانا فضول
ہے ہاں اگر پادری صاحب سچے ہیں تو کتب مقدسہ کی
اعتراضات کو اوٹھا دیں اور جوابات دینے پر آمادہ ہوویں
اور اپنی نہ کہو میری سنو کی مصداق نہ بنیں تب کھلی بند
پکاریں کہ پاک نوشتے الہامی ہیں۔

پادریصاحب نے اس مضمون میں ۱۱ دلائل پاک نوشتوں
کی الہامی ہونے سے لکھی ہیں لیکن ان دلیلوں میں سے ایک
بھی ایسی نہیں جسپر توجہ کیجاے یا اون کتابوں کو الہامی
کہا جاے چونکہ یہ مضمون نہایت طول و طویل ہے اس
واسطے فقط ان گیارہ دلائل کی تنقیح کی جاتی ہے اور
اگرچہ ہمارا مضمون اپنی حد سے بہت زیادہ بڑھ جاوے
لیکن ہم اسوقت اپنی اوس وعدہ کو بھی ضرور پورا کرینگے
جو ہم منشور محمدی کے کئی نمبروں میں کر چکے تھے کہ بشرط
فرصت کتب عہد عتیق و عہد جدید کا حال لکھینگے سو بفضلہ اسوقت

اس وعدہ کو بھی وفا کیا جاتا ہے۔

اب میں پادری صاحب کی دلائل اور اون کی جوابکی
طرف متوجہ ہوتا ہوں وباللہ التوفیق۔

قول (۱) پہلی یہہ کہ ہم اول سے آخر تک کی لکھنے والوں سے
موسی سے لیکر یوحنا تک کی حالات اور واقعات پر بنظر
نظر کرتے ہیں تو اون میں سے ایک پر بھی دغابازی و
دنیا سازی و مکر و فریب کا کچھ شک و شبہ پایا نہیں جاتا
وہ سب کے سب دیندار و ذی اعتبار اور خدا ترس
تھے اونھوں نے مثل بدکاروں کے کبھی اپنی گناہوں
کو نہیں چھپایا بلکہ جب کوئی خطا ان سے سرزد ہوگئی اسکا
اقرار کرکے توبہ کی الی قولہ کب سعی کرتے۔

اقول اگر بریدہ الفت نشنید۔ بناشد آشنا بیگانہ دل
اگر عیسائی بھائی لاکھ پکار کہیں کہ ہم کتب مقدسہ کو الہامی
مانتے ہیں لیکن جب وہ سب انبیا کو گنہگار جانتے ہیں تو
نہ عیسائی حق پر قایم ہیں نہ اونکی کتابیں الہامی ہیں کیونکہ
اہل خطا کا کلام خطا سے کب خالی ہوتا ہے ہاں انبیاے
میں پادری صاحب نے یہہ فرق نکالا کہ نبی گنہ کرکے اسکا
اقرار اور توبہ کرلیتے ہیں۔ اور عام بدکار نہ توبہ کرتے ہیں
نہ اقرار۔ میں کہتا ہوں کہ عامیوں میں بھی بہت لوگ
ایسے گذرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں کہ گنہ کا اقرار
کرکے تائب ہوے پس اس صورت میں انبیا و غیر انبیا میں
کیا فرق ہوا اور نبیوں کی کتاب اور گنہگاروں سے
اقرار کرنے والوں اور تائبین کی تصنیفات اس دلیل
سے سب برابر ہوگئیں اور اس قسم کی ہر ایک کتاب الہامی
اور ہر ایک شخص تائب اور گنہ کا اقراری نبی ہوگیا۔

اور یہہ کہنا کہ اگر وہ بد ہوتے تو بدوں کو بدی سے باز
کہنے میں کب سعی کرتے ہماری مدعا کی دلیل ہے نہ کہ ہمارے
مفید مطلب کیونکہ جب تم اسی دلیل میں اقرار کر چکے کہ
دوسروں کے مثل بدکاروں کے اپنی گناہوں کو نہیں
چھپایا بلکہ جب کوئی خطا ان سے ہو گئی اور سکا اقرار
کر کے توبہ کی۔ اور یہی عقیدہ کل عیسائیوں کا ہے کہ انبیا
کو گنہگار سمجھتے ہیں تو معاذ اللہ حسب عقاید و اقرار تمہارے
انبیا بد ہوئے اور جب وہ خود گنہگار اور اہل خطا تھے
تو دوسروں کو کیونکر گناہ سے باز رکھ سکتے تھے اور
ان کی تعلیم و نصایح کا کیونکر اثر ہوتا تھا ای میرے
پیارے پادری توبہ کرو اور ڈرو کہ تم انبیاء معصوم
کو گنہگار ٹھہرا کر ہرگز نجات پاؤ گے اور یاد رکھو کہ
انبیا کو تم گنہگار کیا کہتے ہو کتب انبیاء کی غیر الہامی
ہونے کا ثبوت دیتے ہو۔ باقی یہ دلیل الہامی ثبوت
میں پیش کرنا عین جہالت ہے کہ نبی مکار و دغاباز
اور فریبی نہ تھے اس لئے جو کچھ انہوں نے لکھا سب
سچ لکھا۔ یہہ کون کہتا ہے کہ انبیا معاذ اللہ دغاباز
اور فریبی تھے اور ان کی کتابوں میں جھوٹھ لکھا ہے
جو انبیا کو دغاباز فریبی گنہگار کہے ہماری عقاید میں
وہ شخص اشد کافر اور واجب القتل ہے اور مغفور و فرخ
ہے ایجناب افسوس ہے کہ باوجود علمیت آپ آجتک
مغز سخن کو نہیں پہونچے کیونکہ کلام اس امر میں ہے کہ
کتب مقدسہ جس جس کے طرف منسوب ہیں وہ انکی
تصنیفات سے نہیں بلکہ ان کی مصنفین اور شخص غیر
اتیقے ہیں پھر ان کتابوں میں باوجود اس کے
کہ وہ انبیا کی تصنیف نہیں ایسا لحاق و جعل علماء یہود و
نصاری اور منکروں ملحدوں سے وقوع میں آیا ہے
کہ الہامی و غیر الہامی کلام ممیز نہیں ہو سکتا دیکھو جدول
نمبر ۱ و ۲ و ۳۔

قولہ (۲) دوسری یہہ کہ ان کی لکھنے والے یہہ بھی دعوے
کرتے ہیں کہ ہم انسان کی سکھائی ہوئی باتوں سے نہیں
بلکہ روح القدس کی تعلیم کی ہوئی باتیں بیان کرتے ہیں
الیٰ قولہ جھوٹھا دعوی کرتے۔

اقول جبکہ مصنفین اصلی کا پتا نشان کچھ نہیں ملتا اور نہیں
معلوم ہوتا کہ مصنف ان کے انبیا ہیں یا غیر انبیا اور کس
زمانہ میں وہ کتابیں قلم بند ہوئیں تو فقط ان کتابوں کی
تحریری دعوے الہام پر ان کتابوں کو الہامی سمجھنا عین
جہالت ہے دیکھو وہی جدول نمبر ۱ و ۲ اور واضح رہے
کہ ایسا دعوے الہام وید و ژند میں بھی ہے پس کیا فقط
کسی مصنف کی اپنی کتاب کو الہامی لکھنے سے الہامی ہو گئی
یہی جواب آپکی تیسری دلیل کا ہے۔

قولہ (۴) چوتھی یہہ کہ خداوند عیسیٰ مسیح نے اپنے شاگردوں
کو روح القدس دینے کا وعدہ فرمایا کہ وہ اس سے دیلہ
سب باتوں کو یاد کریں الیٰ قولہ کچھ بعید نہیں۔

اقول خداوند عیسیٰ مسیح نے تو یہوداہ اسقریوطی کو بھی
روح القدس عنایت فرمایا تھا اور اختیار معجزات دیا تھا
اور برگزیدوں میں انتخاب کیا تھا مگر آخر کیا ہوا۔
علاوہ اسکے اگر حواریوں کا سب کلام اور تصانیف الہامی
ہیں اور ان کتابوں کی جو حواریوں کے طرف منسوب
ہیں فی الواقع حواریں یا شاگرد ہی ان کی مصنف ہیں تو

کیوں نہیں ان سب تصانیف کو سچے اور الہامی کہتے ہاں اکثر ان کتابوں میں سے تمہارے نزدیک بھی جھوٹے اور جعلی ہیں اور بعضے سچے بلکہ جو کتابیں ابتداء دین عیسوی میں مروج تھیں وہ سب متروک ہیں دیکھو جداول ۱ و ۵ و ۶ و ۷ اور جو کتابیں تمہارے نزدیک سچے ہیں وہ تمہارے دوسرے فرقوں سے نزدیک جعلی ہیں دیکھو جداول مختصر ۱ و ۱۱ و ۱۲ و ۵ و ۶ ۔

قولہ (۵) پانچویں یہ کہ خدا نے ان کی لکھنے والوں کے ہاتھوں اور باتوں سے بڑے معجزے اور کرامتیں دکھلائیں الخ قول معجزہ دکھلانا کبھی نہیں ۔

اقول ہم قائل کہ انبیاء نے معجزات دکھلائے مگر کتب عہد عتیق و جدید ان انبیاء کے تصانیف سے نہیں ہیں دیکھو جداول ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ ۔

قولہ (۶) چھٹی یہ کہ جس زمانہ میں یہ کتابیں لکھی گئیں اور جس وقت کے لوگوں نے بڑی تحقیقات کے بعد انہیں الہامی مانا الخ قول نہیں جانتے تھے ۔

اقول جن کتابوں کو اوس وقت کے لوگوں نے الہامی مانا آپ لوگ ان کو غیر الہامی وجعلی کہتے ہو دیکھو جداول ۳ و ۵ و ۶ و ۷ ۔

قولہ (۷) ساتویں یہ کہ کتب مقدسہ میں بہت سے ایسے پیش خبریاں لکھے ہیں کہ جن میں سے بہت تو پوری ہو چکیں اور بہت اب تک پوری ہوتے جاتی ہیں الخ قول نہیں ۔

اقول یہ غلط ہے کیونکہ اکثر پیشین گوئیاں عہد عتیق و [illegible] دیکھو جدول ۹ ۔

قولہ (۸) آٹھویں یہ کہ جہان و انسان کی پیدائش اور قوموں کی فرقوں کی کیفیت جو کچھ ہمکو صحیح طور سے معلوم ہوی سو کتب مقدسہ سے ہی ہوی الخ قول کہاں سے لکھ سکتے ۔

اقول کتب عہد عتیق و جدید اکثر غلطیوں سے مملو ہے پس یہ کہنا غلط ہے کہ جہان و انسان کی پیدائش اور فرقوں کی کیفیت ہمکو کتب مقدسہ سے صحیح طور سے معلوم ہوی دیکھو جدول ۸ ۔

قولہ (۹) نویں یہ کہ کتب مقدسہ کے سارے حصے آپس میں موافق ہیں الخ قول موافق کب ہوتا ۔

اقول یہ آپکا قول غلط ہی نہیں بلکہ ابلہ فریب و سراسر باطل ہے دیکھو جدول ۸ ۔

قولہ (۱۰) دسویں یہ کہ انجیل لکھی جانے کے زمانہ میں لوگ بڑی گمراہی اور غلطی میں مبتلا تھے ۔ الخ قول انکی جڑ نہ کھودی ۔

اقول یہ بھی سراسر غلط ہے کہ زمانہ انجیل میں لوگ جس غلطی اور گمراہی میں پڑے ہوے تھے وہ بڑی غلطی و گمراہی یہ تھی کہ لوگ بت پرستی و کفر وغیرہ میں مبتلا تھے اور اپنے اپنے علیحدہ معبود اور شفیع ٹھہرا رکھے تھے سو انجیل نے اس بت پرستی و کفر کو ایسے رونق دی کہ آجتک کسی زمانہ میں نہ ہوی تھی چنانچہ لوگ آجتک اوسی کفر میں مبتلا ہیں عیسائیوں نے اسی انجیل کی لحاظ پر خدا واحد غیر متغیر کو متغیر ٹھہرایا اور تین خدا قرار دئے اور مسیح کو حقیقی مبنا اور خود خدا سمجھا ہے نے بہ لحاظ کتب عہد عتیق کے کہ اس میں واقعی خدا واحد

منشور محمدی بنگلور جلد ۲ نمبر ۴۰

ی وحدانیت و غیر فانی و غیر متغیر ہونے کی شہادت دیتا ہے اور اس ذات پاک کا ممد دلم یلد ولم یولد ہونا ثابت ہوا ہی عیسائیوں کے اس عقیدہ پر حضرت مسیح پیغمبر برحق کی شان میں کفر بکنا اور آجتک اسی بلا میں گرفتار ہیں پس انجیل نے اس غلطی کو رفع نہ کیا بلکہ اسکی تقویت و پشت پناہی کی باقی آئندہ۔

قحط زدہ لوگ عیسائی کیوں نہ ہونگے؟

گذشتہ سالہا سال کی ہندوستان میں مذہب عیسوی کی ترقی کی نسبت یہہ بات مسلم مان گئی ہے کہ اکثر دیسی پیت سے لئے دین عیسوی میں نام کو شامل ہوے ہیں چنانچہ ہمارے ناظرین پر یہہ امر اظہر من الشمس ہے اور ہمارے بلاہور و بمبئی اخبار عام نے بھی کئی بار عیسائیوں کی ترقی کی رپورٹ چھاپی ہے جسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ یہہ بیرحم پادریوں نے غریب قحط زدہ دیسیوں کو فقط روٹی بنا بنا کر عیسائی بنایا ہے اور مذہب عیسوی کا اس طرح ترقی کرنا اسکی بطلان سے کافی دلیل ہے اب بھی سنا گیا کہ بیر بھوم اور اسام وغیرہ میں جہاں قحط کے وجہ سے وہاں کے دیسیاں بالکل پریشاں ہیں پادریوں کی ایک جماعت بظاہر وعظ کے بہانہ انجیل مقدس کے ساتھ پہونچی ہے جہاں منادی کرکے پھاڑ پھاڑ کے مزدوری کیا کرتے ہیں اور دلیل کے عوض روٹی بتلائی جاتی ہے تو ناظرین انصاف فرماویں کہ قحط زدہ لوگ عیسائی کیوں نہ ہونگے۔ ان غارتگر پادریوں کے منحوس قدم سے افسوس کہ ہندوستان مال سے تو گیا مگر ایمان کی باری آئی ہے اور قحط جا بجا نمودار ہے، اور یہہ قحط سے نہایت خوش جہاں قحط کی آواز سنائی

وہی بھوت پت اپنے سرامی فزانہ کے ساتھ انجیل مقدس کا ورژن کرانے وہاں پہونچے اور ہزاروں کے ایمان کی بربادی کی معلوم نہیں کہ مرفو مخطوطگ بنگال میں کتنے ایمان غارت کئے جاتے ہیں۔ بنگال گورنمنٹ نے انکی تائید میں جو دس ہزار منظور کیا ہے یہہ فزانہ بھی مشنریوں کے حوالہ کیا گیا ہے افسوس ہے کہ ہماری منصف اور آزاد گورنمنٹ بھی اسمیں شامل ہماری ہی روپیہ سے ہی کو کرسٹان بنانے میں برابر کوشاں ہے اور اس سے بلاشک گورنمنٹ کی مذہبی بے رعایتی پر شرمناک دھبہ عائد ہوتا ہے۔

جنگ و جدل

(معاملات کی کایا پلٹ)

وزارت انگریزی بدل گئی اور معاملات ملکی میں حالات کی کایا پلٹ ہو گئی اس تبدیلی کی وجہ چاہے کچھ ہو۔ لیکن اسکا نتیجہ بارود اور خون ہوگا فوراً یقیناً اور مصلحتاً لبرل وزارت جو ابتک فرمان فرما رہی نہ فقط جنگ کی عموماً مخالف بلکہ روس کی خصوصاً دوستدار تھی۔ یہی وزارت تھی جسکی مخالفت سے گذشتہ تاریخی جنگ میں گورنمنٹ انگریزی روم کا ساتھ خاطر خواہ نہ دے سکی۔ لبرلوں کی دوستی میں روم کا وجود یورپ کے لئے باعث ننگ تھا روس تہذیب اور ایمانداری کے پھیلانے اور بحال رکھنے کے لئے روم پر حملہ آور ہوا تھا اور اس لئے روم قابل مددگاری کے نہیں تھا کنسرویٹو لوگ اس خیال کو درست مانتے تھے کہ روم سے ہر حالت میں فائدہ ہی فائدہ ہے اسکو اپنا دوست رکھنا ضرور چاہیے روس سے ہر امر میں نقصان ہی نقصان ہے اسکا سر جسطرح ہو سکے

تو زنا انسب ہے. اول الذکر کہتے ہے کہ روس پورا ایماندار اور سعادتمند ہے. وہ عیسائی ہے اور قابل دوستی ہے وہ اپنی سلطنت وسط ایشیہ میں وسیع کرنے کا ایسا ہی مجاز ہے جیسا کہ ہم ہندوستان سے ہضم کرنے کے لئے اپنے تئیں سمجھ چکے ہیں. وہ یہہ بھی کہتے ہیں کہ سلطان روم بالکل عیاش اور ننگ حکومت ہیں ان کے تعصب سے عیسائی لوگ سخت تکلیف اٹھاتے ہیں اور ان کا عدم وجود ہماری مسلمان رعایا پر کچھ اثر نہیں رکھتا جو ہمارے وفادار اور دانشمند حلقہ بگوش ہیں اور اسی واسطے وہ روس کو روم پر ضرور یا ترجیح دیتے ہیں اور اس وزارت کے وجود نے. غرضکہ روس کی ترقی میں بہت کچھ مدد دی ہے اور جبکہ یہہ ترقی درجۂ انتہا تک پہنچ چلی ہے اسکی موقوفی شوخ رنگ لائیگی جس وزارت کو طوق زریں اب عطا ہوا ہے اسکا پہلا خیال دنیا میں یہہ ہے کہ روس سے ہمیشہ کے لئے قطع تعلق کیا جائے. روس کی سلطنت بے ایمان اور بد ذات سلطنت ہے. اسکو اپنی زبان کا پاس نہیں ہے. بات کی پرواہ نہیں ہے. قول و اقرار کا لحاظ نہیں ہے. ہندوستان کا عازم ہے اسکی حکومت کی ہوس میں بالکل اندھا ہو رہا ہے اگر اوسکی دور ہی سے ٹانگیں نہ کاٹی جائینگی تو حکومت ہند کو ضرور صدمہ پہونچیگا کہ جس سے روئے زمین پر ہماری عزت و کوشی کی رہیگی.

وزارت تازہ کے عروج سے سلطان روم بلا تامل انگلستان کے طرفدار ہو گئے اور ایک روم کی پر اثر مدد سے روس پہونچ سکتی ہے اور ادھر تک خبر ہو سکتی ہے سلطان روم کے علانیہ ساتھ سے ایران کا بھی انگلستان کے طرف رجحان ہوگا اور دنیا میں یہہ نہیں سمجھا جاویگا کہ یہہ جنگ درمیان روس و انگلستان کے ہے بلکہ یہہ خیال کیا جائیگا کہ روس اور اسلام کی لڑائی ہے اور انگلستان اسلام کے طرف اور مدد سے لڑ رہا ہے یہہ خیال دیوالیہ روس کے لئے کیسا بربادی بخش ہوگا. خود قیاس کر سکتے ہیں اور یہی خیال ہے جو تبدل وزارت سے لئے ہماری مسرت کو بے انتہا کر رہا ہے.

جنگ روس میں روم و انگلستان

قسطنطنیہ میں ترکوں کے دو فریق ہیں ایک فریق کی رائے یہہ ہے کہ درصورت جنگ کے سلطنت روم کو انگریزوں کا ساتھ دینا چاہیے اور دوسرا فریق روس کا خیر خواہ ہے دولت عثمانیہ کے تمام رزمائیت کو معائنت ہو گئی ہے کہ انکی تیاری کے معاملہ میں خاص

فرمانی نہ کریں۔ فریق خیرخواہ روس یہہ کہتا ہے کہ جنگ
جنگ روم و روس میں انگریزوں نے سلطان سے سخت
بیوفائی کی اس لئے جنگ میں انکا ہرگز طرفدار نہونا
چاہیے۔ پہلے انگریزوں کے وزیر دلسنے ہم سے مدد کا
وعدہ کیا اور برے وقت پر مدد تو کیا کرتے بلکہ دشمنوں
کی طرح ملک کے تقسیم میں حصہ لینے کو کھڑے ہوگئے اور
قرض کا جزیرہ داب بیٹھے۔
انگریزوں نے مصر میں بھی خلاف انصاف مداخلت کی
اور دعوی کرتے ہیں کہ وہ ملک ہماری حفاظت میں ہے
اسی طرح اونھوں نے بلا اجازت سلطان روم اسکندریہ
پر آتشباری کرکے اسے برباد کیا اور بعد ازاں آپ
ہی اسکی عمارت یعنے ہرجانہ دلانے کو کھڑے ہوگئے
اور خدیو مصر کو اس امر پر مجبور کیا کہ قرض کشی کرکے
ہرجانہ دیویں۔ فریق خیرخواہ دولت انگریزی
یہہ بیان کرتا ہے کہ پھر انگریز روسیوں سے بہتر ہیں
انگریزوں کی یہہ نیت نہیں ہے کہ قسطنطنیہ پر قبضہ کرلیں
اور سلطنت روم کو بالکل صفحہ ہستی پر سے حرف غلط
کی طرح محو کردیں حالانکہ دولت روس اسی تاک
میں ہے۔ فقط - عام۔

انجیل شریف

انجیل شریف کی ترمیم اول سات سال میں ہوی تھی
اب پھر ترمیمی کمیٹی ۱۸۷۰ء میں لندن میں بیٹھی تھی
اسمیں ۱۶ صاحب رہے ۱۵ سال میں ترمیم ختم ہوی
اگر اب بھی نقص رہا تو یہہ اس وجہ سے نہ ہوگا کہ اس
میں تعمیل ہوی ہے۔

واپسی کفایت شعاری

میسرز گلمنز نے گورنمنٹ سے اجازت چاہا کہ ایک افزودی
خاکروب کو واسطے صفائی بیت الخلا متعلقہ کچہری کے نوکر
رکھا جاوے تو جواب ملا کہ تا زمانیکہ خزینہ سرکاری
کی حالت پوری درست نہو جاوے ایسے اخراجات
معطل رہیں۔ اتفاق۔

انگریزی سفیر

مسٹر کرنل عطاء اللہ خان صاحب بہادر کہتے ہیں کہ ان کے آباو
اجداد عمدہ خاندان راجپوت سے تھے اور کئے صدیوں
کے آگے مسلمان ہوگئے تھے دربار کابل میں سفیر مقرر رہے

علاقہ پنجدہ

گورنمنٹ انگریزی نے علاقہ پنجدہ کی علیحدگی پر جو یہہ خیال
کیا تھا کہ امیر کابل کو اسکی کچھ پرواہ نہیں وہ غلط نکلا
کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ وہ اسکی وقعت سے یہاں تک
قائل ہیں کہ ارادہ رکھتے ہیں اس مقام کو روس سے
واپس خرید لیں یہہ بھی سنا ہے کہ امیر کابل انگلستان کی
سہل انگاری سے اسقدر تنگ آگیا ہے کہ وہ آمادہ
ہے کہ روس کو روپے کے زور سے اپنے علاقہ سے باہر
رکھنے کی کوشش کرے وہ بظاہر سمجھ گیا ہے کہ انگریزوں
پر بھروسا کرنا سخت غلطی ہے اور اسی خیال سے وہ تمام
اپنا مال و اسباب بدخشاں سے طرف روانہ کر رہا ہے
اور بھاگ جانے کے تیاریوں میں مصروف ہے۔

سردار عبداللہ خان

سردار عبداللہ خان گورنر بدخشاں کا انتقال ہوگیا
نہ معلوم قتل کئے گئے یا کوئی بیماری اس موت کا باعث ہوی

بجلی

ضلع شولاپور میں گذشتہ دو ہفتوں سے عرصے میں نو آدمی بجلی سے گرنے سے موے اور ستارہ سے ضلع میں پانچ آدمی۔ شرف۔

شادی

خدیو مصر سے ہمشیرہ کی شادی ۱۷ مئی کو محرم بیگ سے ہوئی اور ان کو پاشا کا خطاب مرحمت ہوا۔

سلطان روم

حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ نے محکمۂ گورنمنٹ رپورٹر اخبارات مقرر کیا ہے اور ہر ایک اخبار کی رائے پر کامل غور و پرداخت ہوتی ہے۔

گلزار اخبار

یقین کیا گیا ہے کہ بوجہ تبدل وزارت انگلنڈ جنگ بہت جلد شروع ہوگی کہتے ہیں کہ روسی لوگ ماہ اگست تک قندہار آ پہونچینگے!۔ اہل امریکہ وایرلنڈ روس سے خواہاں ہیں کہ جنگ میں تمھارا ساتھ دینگے۔ سرحدی کمیشن لنڈن سے حکم کی منتظر سنجان میں ہے۔ گورنر بمبئی و سیکرٹے ہند کی ملاقات کے لئے شملہ جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یاوریوں کی ایک جماعت بیر بھوم سے قحط زدوں کو انجیل مقدس سنا رہی ہے لاہور کے چوک نخاس میں بوجہ قلت آب غریب مخلوق بیطرح حیران ہے۔ لارڈ رندالف چرچل وزیر ہند سکرٹری آف اسٹیٹ مقرر ہوے۔ روس انگلستان کو لکھا ہے اگر ہماری درخواستیں نامنظور ہونگی تو قراہرات پر قبضہ کیا جاویگا۔ شاہ فارس نے روسی فوجکو اپنے مملکت میں سے ہوکر جانب افغانستان جانے کی اجازت دی۔ گورنمنٹ بنگالے بیر بھوم کے قحط زدوں کے لئے دس ہزار منظور کیا

۲۹ جون ۱۸۵۵ء

پانچ کروڑ کیصرف سے سرحد پر ریل و قلعوں کی قطار بنائی جاویگی کہتے ہیں کہ ایک نیا راستہ تلاش ہوا ہے جو علاقہ افغانستان و فارس پر قدم رکھنے کے بغیر ہرات پہنچتا ہے۔

مہاراجہ دجیانگرم کے درخواست تائید جنگ پر گورنمنٹ نے شکریہ ادا کیا۔

خبر ہے کہ درہ نور نیلم و کنارسی و سہزار افغا جلال آباد میں آتو مائر نکوا رہے ہیں قحط کے تکلیف سے کہتے ہیں کہ ۲۴ آدمی بنگال میں ریل کے نیچے دبکر مرگئے۔

پیشینگوئی گئی ہے کہ لارڈ سالسبری وزیر اعظم ہونے کل تعلقات روس و انگلستان ٹوٹ جائینگے

زلزلہ کشمیر سے ۱۸۲۲ آدمی مرے لیکن یورپ میں ایک بھی نہیں

جنرل رابرٹ صاحب ضرور کمانڈر انچیف افواج ہند ہونگے۔

نہر سویز کی فتح انگلستان سے چھیننے کی یورپ کوشش میں ہے۔

کلکتہ کے ساہوکار گورنمنٹ کو روپیہ قرض نہیں دیتے۔

نظام حیدرآباد ضرور آیندہ اپریل میں ولایت جائینگے۔

حضور وایسرائے ابھی سرما میں مدراس کی سیر کو آئینگے۔

لارڈ سالسبری بجائے مسٹر گلاڈسٹون وزیر اعظم انگلستان مقرر ہوے

مہدی صاحب بغرض تازہ فوجکشی اپنی فوجونکو فراہم کر رہے ہیں۔

امیر کابل ہندو ساہوکارونکو گرفت کرکے اُنسے ایک لاکھ روپیہ مانگتے ہیں۔

انگریزی شرائط پر سلطان روم نے سوڈان لینے سے انکار کر دیا۔

جرمنی چاہتا ہے انگلستان مصر یورپ کو افغانستان روسکو دیدے

مرحوم جنرل گارڈن کے مجرہ نونلنکا روپیہ دینے سے انگلستان منکر ہے

انگلستان بدستور جنگی تیاریونمیں مصروف ہے۔

جنگ کی تیاریونمیں ہندوستانمیں تین کروڑ خرچ ہوچکا۔

ایام جنگ میں انگلستان کا ہفتہ وار خرچ ایک کروڑ ہوگا۔

روسی کارخانونمیں بیشمار توپیں سرعت سے تیار ہوتے ہیں۔

روس کی سہولیت اسوجہ سے ہے کہ تیاری جنگ میں جو خاص کے اسکو پورا کرے

گورنمنٹ مصر روپیہ سے عاجز انتظام سے عاری ہے۔

منشی سید نظام الدین صاحب بنگلور میں محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔